

## 111004-ہومیوپیتھک [علاج بالمثل] کا حکم

سوال

سوال: میں "علاج بالمثل" کے طریقہ علاج کو اپنانے کا حکم جاننا چاہتا ہوں، یہ معلوم ہوا کہ اس طریقہ علاج میں جن قطروں کو استعمال کیا جاتا ہے، انکی حفاظت کیلئے الکحل شامل کیا جاتا ہے، تو کیا ان دواؤں کا استعمال کرنا جائز ہے؟

پسندیدہ جواب

اول:

"علاج بالمثل" یا ہومیوپیتھی طریقہ علاج، اصل میں مریض کو لاحق مرض کی انتہائی قلیل مقدار دینے کا نام ہے! اس طریقہ علاج کے بارے میں تحقیقات اور ریسرچز جاری ہیں، اور دنیائے طب میں ابھی تک اسے حتمی طور پر کامیاب طریقہ علاج قرار نہیں دیا گیا۔

چنانچہ "الموسوۃ العربیۃ العالمیۃ" میں ہے:

"علاج بالمثل، یعنی: ہومیوپیتھی:

علاج بالمثل ایک ایسا طریقہ علاج ہے جو کہ "لوہے کو لوہا کاٹے اور گرمی کو گرمی مارے" کی بنیاد پر قائم ہے، اس طریقہ علاج کے طبی ماہرین کا کہنا ہے کہ: عام طور پر جو مادہ صحیح تندرست شخص میں کچھ بیماری یا مرض پیدا کرتا ہے، وہی مادہ بیمار شخص کیلئے شفا یابی کا باعث بن سکتا ہے، چنانچہ-مثال کے طور پر- کچھ جزی بوٹیاں جلدی سوزش کا باعث بنتی ہیں، علاج بالمثل کے طریقہ پر چلنے والے طبی ماہرین انہی نباتات کو جلدی سوزش کیلئے بطور علاج استعمال کرتے ہیں، ایسے ہی پیاز کی وجر سے آنسو آتے ہیں، اور ناک سے پانی بننے لگتا ہے، اور علاج بالمثل کے طبی ماہرین پیاز کے ذریعے جی سردی کے نزلے کا علاج کرتے ہیں، ایک جرمن طبی ماہر "سموئیل ہانی من" نے علاج بالمثل کو اٹھارویں صدی عیسوی کے آخر میں دریافت کیا تھا۔

علاج بالمثل میں طریقہ علاج کی توثیق "خود آزمائی" کے اصول کے تحت کی جاتی ہے، جس میں تجویز کردہ دوا کو صحت مند افراد پر تجربے کے طور پر آزمایا جاتا ہے، اور اس دوران ان افراد پر رونما ہونے والے اثرات کی کڑی نگرانی کی جاتی ہے، علاج بالمثل کے طریقہ کار کو اپنانے والے طبی ماہرین ایک وقت میں مریض کو ایک ہی دوا دیتے ہیں، کیونکہ انکا کہنا ہے کہ ایک سے زائد ادویات ایک دوسرے کی کارکردگی پر اثر انداز ہوتی ہے، علاج بالمثل کے دوران ایک مریض کو دو کی تھوڑی سے تھوڑی موثر مقدار دی جاتی ہے، اور ان ماہرین کا کہنا ہے کہ اس طرح دوا کا بھر پور فائدہ ہوتا ہے، اور اسکا یہ بھی فائدہ ہے کہ اس سے جانبی نقصانات ظاہر نہیں ہوتے۔

علاج بالمثل کیلئے استعمال شدہ ادویہ میں استعمال کیا جانے والا مادہ اس وقت زہر کی صورت بھی اختیار کر سکتا ہے، جب زیادہ مقدار میں دوا کا استعمال کیا جائے۔

ان سب باتوں سے بڑھ کر سائنسی طور پر بھی علاج بالمثل کی افادیت واضح نہیں ہو سکی، چنانچہ انہی اسباب کی وجر سے علاج بالمثل کا طریقہ علاج بہت سے طبی ماہرین کی طرف سے تنقید کا محور ہے "انتہی

دوم:

علاج بالشل کیلئے استعمال ہونی والی ادویہ کے مرکبات کے بارے میں انکی اصل ماہیت کی طرف دیکھا جائے گا، اور پھر ہر ایک کے بارے میں کتاب و سنت کی روشنی میں فیصلہ ہوگا۔ مثلاً

1- زہریلے مادوں کے شامل ہونے کے بارے میں یہ ہے کہ :

"کچھ علمائے کرام نے زہریلے مادہ تناول کرنے سے منع کیا ہے، چاہے اس کی مقدار کم ہو یا زیادہ، نقصان دہ ہو یا فائدہ کی توقع ہو بہر صورت میں منع قرار دیا ہے۔ جبکہ کچھ علمائے کرام نے زہریلے مادہ تناول کرنا جائز قرار دیا ہے، تاہم انہوں نے اس کیلئے کچھ شرائط و ضوابط بیان کیے ہیں، جائز قرار دینے والے علمائے کرام کے ہاں اس زہریلے مادے کے اثرات کو دیکھا جائے گا کہ مریض کے بدن کیلئے کس حد تک سود مند ہے، افادے کی مقدار جاننے کیلئے متعدد تجربات کئے جائیں، تاکہ زہریلے مادے کے نتائج کے متعلق دل بالکل مطمئن ہو، اور یہ بھی کہ اس زہریلے مادے کا اثر لاحق بیماری کے اثرات سے زیادہ نہ ہو۔ چنانچہ ابن قدامہ رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"جن ادویات میں زہریلے مادہ پایا جاتا ہے، ان کے بارے میں تفصیل یہ ہے کہ : اگر اسے کھانے کی وجہ سے موت یا دائمی توازن خراب ہونے کا خدشہ ہو تو زہریلے مادہ کھانا جائز نہیں ہوگا، اور اگر ظن غالب یہ ہو کہ اس سے نقصان نہیں ہوگا، بلکہ فائدہ کی امید ہو، تو اس بنا پر زہریلے مادہ تناول کرنا بہتر ہے، کیونکہ اس سے بڑی بیماری ٹل جائے گی، یہی صورت حال دیگر ادویات کی ہے۔

تاہم یہاں اس بات کا احتمال بھی ہے کہ زہریلے مادہ نگلنا ناجائز قرار دیا جائے؛ کیونکہ یہ اپنے آپ کو موت کے دہانے پر ڈالنے کے مترادف ہے، لیکن صحیح بات پہلا موقف ہی ہے، کیونکہ بہت سی ادویات ایسی ہیں جن کے مضر اثرات کا خدشہ رہتا ہے، اس کے باوجود ان کو بڑی بیماری سے بچنے کیلئے تناول کیا جاتا ہے، اور یہ مباح ہے "انتہی مختصراً"  
"المغنی" (1/447)

2- ایسی ادویات کا استعمال جن میں الکحل استعمال کیا جاتا ہے، ان کے بارے میں تفصیل یہ ہے کہ الکحل کے بارے میں یہاں دو مسئلے ہیں: [1] کیا الکحل نجس ہے یا پاک؟ [2] کیا الکحل کو دوائی وغیرہ یا کسی اور چیز میں ملانے سے اس کے اثرات منتقل ہوتے ہیں، یا نہیں؟ پہلی چیز: جمہور اہل علم شراب [الکحل] کو حسی طور پر نجس کہتے ہیں، جبکہ بعض دیگر علمائے کرام شراب کی نجاست کو معنوی نجاست کہتے ہیں۔

دوسری چیز: الکحل کو جب دیگر ادویہ کیساتھ ملایا جائے تو اسکی تاثیر یا تو بالکل واضح، قوی اور مؤثر ہوگی، یا نہیں ہوگی، چنانچہ اگر تو تاثیر بالکل واضح ہے تو الکحل سے بنا ہوا مرکب حرام ہوگا، اور ان ادویات کو استعمال کرنا بھی حرام ہوگا۔

اور اگر الکحل کی ذاتی تاثیر ان ادویہ میں نہ ہو تو انہیں استعمال کرنا درست ہوگا، کیونکہ الکحل کو براہ راست پینے اور دیگر کسی چیز میں ملا کر استعمال کرنے میں فرق ہے، اس لئے کہ خالص الکحل تھوڑی مقدار میں ہو یا زیادہ ہر حالت میں ناجائز ہے، اور اگر الکحل کو کسی دوسری چیز میں ملا دیا جائے تو مندرجہ بالا تفصیل کے مطابق حکم ہوگا۔

اس بارے میں علمائے دائمی فتویٰ کمیٹی کا فتویٰ سوال نمبر: (40530) کے جواب میں ملاحظہ کریں۔

اور اسی طرح شیخ محمد بن صالح عثیمین رحمہ اللہ کا تفصیلی فتویٰ سوال نمبر: (59899) کے جواب میں ملاحظہ کریں۔

خلاصہ :

1- حافظ طبری ماہرین کے ہاں علاج بالشل کوئی مفید طریقہ علاج نہیں ہے، بلکہ کچھ تو اس طریقہ علاج کے شدید مخالف ہیں، اور اس سے منع بھی کرتے ہیں۔

2- کسی بھی طریقہ علاج کو اپنانے کیلئے اس بات کو یقینی بنانا ضروری ہے کہ عام طور پر مریض اس طریقہ علاج سے مستفید ہوتا ہے، اور اسے شفا ملتی ہے، یا کم از کم غالب گمان یہی ہو۔

3- ایسی ادویہ سے اپنے آپ کو بچائیں جو زہریلے مواد یا الکحل پر مشتمل ہوں، الا کہ ان کی مقدار کم از کم ہو، ایسے ہی ان ادویات کا موثقی و معتد نتائج کے مطابق مریضوں پر مثبت اثر ہو۔

4- اس موقع پر ہم آپ کو شرعی دم کرنے کا بھی مشورہ دینگے، جو کہ قرآن مجید، اذکار، اور شرعی دعاؤں پر مشتمل ہو، آپ خود پڑھ کر اپنے آپ پر دم کریں، اور اللہ تعالیٰ سے مدد مانگیں کہ آپ کی بیماری کو آپ سے دور کر دے، اسی طرح ہم آپ کو ایسی ادویات استعمال کرنے کا مشورہ بھی دینگے جن کے متعلق شرعی نصوص میں مفید ہونے کا ذکر ہے، مثلاً: شہد، اور کلوبنجی، ماہم انکی مقدار، اور طریقہ استعمال کے تعین کیلئے طبی ماہرین سے رجوع کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مسلمان مریضوں کو شفا و عافیت سے نوازے۔

واللہ اعلم۔